## سوال

(82)مسجد کے قریب قبرستان کا ہونا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مسجد شکستہ حالت میں ہے اوراس میں جمعہ کی نماز کےلیے سب نمازیوں کوجگہ کی گنجائش نہیں ہے ،اس لیے نئی مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ ہے ،مسجد کے اطراف میں اس کے متصل قبریں ہیں ،قبریں بچوں اوربڑوں کی ہیں ۔پرانی بھی ہیں اورچند نئی ،مسجد کے اطرف کی قبریں مدفون طریقہ پر مسجد کی عمارت میں شامل کی جائیں اور مسجد کولوگوں کی ضرورت کے مطابق وسیع کیاجائے ،تودوطرف کی قبریں مسجد میں شامل کرنے سے مسجد کافی وسیع ہوسکتی ہے ،ایک طرف کی قبریں شامل کرکے نیونکالنے سے چند پرانی قبریں کھودنا پڑیں گی جن کے آج کوئی روثاء نظر نہیں آتے ،مسجد کے کمپاؤنڈ میں اطراف کی قبروں کی جگہ چھوڑکر دوسری کھلی جگہ ہے ،مگراس جگہ مسجد کی آمدنی کےلیے ایک عمارت تعمیر کرنے کا بعض لوگوں کا خیال ہےاس عمارت کوتجارتی کام میں لگاکراس کے کرایہ کی آمدنی سے مسجد کوفائدہ حاصل ہوگا ،اس لیے مسجد کومذکورہ بالاطریقہ سے وسیع کرنے کا خیال ہے ،قبریں مدفون طریقہ سے مسجد میں شامل کی جائیں توقبروں کے ورثاء ایسا کرنے پرراضی ہیں ۔

قبروں پرمسجد بنانے کی شریعت سے ممانعت ہوتوسب لوگ اس خیال کویک لخت ترک کرکے مسجد کی اس جگہ پردومنزلہ عمارت تعمیر کرنے کی صورت پیش کرتے ہیں ،مگردومنزلہ عمارت ہونے سے بارش کی زیادتی سبب اوپرکی منزل کونقصان پہنچے گا ،اس لیے دومنزلہ مسجد کی تعمیر کےلیے چند لوگ ناراض ہیں ،خدمت عالی میں استفتاء صرف یہ کہ مسجد کے اطراف کے قبریں اس میں شامل کرکے مسجد تعمیر کرنا شرعاًجائزہے یانہیں ؟

قبروں کوشامل کرکے جومسجدبنےگی اس میں نماز پڑھنے سے قبروں کوسجدہ ہوگا یانہیں ۔قبرستان میں نماز پڑھنااورقبروں پرپاؤں رکھنا شرعاًبڑاگناہ ہے توکیا قبروں پر مسجدبننے سے قبروں کی بے حرمتی ہوگی ؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمانوں قبروں میں جہاں مردے مدفون ہیں مسجد بنانا درست نہیں ،نہ اورعمارت بنانا درست ہے ،نہ قبروں کواکھیڑنا درست ہےاس میں مومن میت کی بے حرمتی ہے ،قبر پرنماز پڑھنا اورقبر کی طرف نماز پڑھنا درست نہیں ۔

(1) ''قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ، وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا أو عليها ،، رواہ مسلم (کتاب الجنائز باب النهى عن الجلوس على القبر والصلاة عليه (972)(2/668).

(2) ''قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنَّ أُولَئِكَ، إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، فَمَاتَ ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللہِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ،، رواہ

البخاری (کتاب الصلاة باب ہل تنبش قبور مشرکی الجاہلیة 1/110)

(3) ''قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ : ''لَعَنَ اللہُ الیَہُودَ وَالنَّصَارَی، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِیَائِہِم مَسَاجِدَ،، رواہ البخاری -(کتاب الصلاة باب ہل تنبش قبور مشرکی الجاہلیة 1/110).

قبر پر عمارت بنانا تعظیما یا ضرورة دونوں صورت ناجائز ہے، امام بخاری باب متعقد کرتے ہیں : '' باب ہل ینبش قبور مشرکی الجاہلیة،، ''فتح الباری (1/524) میں ہے : ''أَيْ دُونَ غَیرِہَا مِنْ قُبُورِ الْأَنْبِیَاءِ وَأَتبَاعِہِمْ لِمَا فِی ذٰلِکَ مِنَ الْإِہَانَةِ لَہُمْ بِخِلَافِ الْمُشْرِکِینَ فَإِنَّہُمْ لَا حُرْمَةَ لَہُمْ ،، فقط واللہ أعلم وعلمہ أتم

حررہ احمداللہ سلمہ غفرلہ ازمدرسہ زبیدیہ نواب گنج، دہلی مورخہ 21 جمادی الاول 1359ھ الجواب صحیح عبیداللہ المبارکفوری الرحمانی المدرس بمدرسة دارالحدیث الرحماینہ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

# فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

**جلد نمبر 1**

**صفحہ نمبر 184**

***محدث فتویٰ***